Category Y
AL-HAYAT RESEARCH JOURNAL
AL-HAYAT Research Journal
Jlali Research Institute of Social Science, Lahore
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 3 Issue 1 (October-December 2025)

استغراب کے آغاز، ارتقا، بنیادی دائروں اور مقاصد کا تحقیقی جائزہ

An Analytical Study of the Origin, Development, Fundamental Domains, and Objectives of Occidentalism

Ayesha Batool
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad, umezakariayahya@70gmail.com

Dr. Muhammad Ghayas
Assistant Professor Department of Islamic Studies, Riphah International University, Islamabad
muhammad.ghayas@riphah.edu.pk

Abstract
Occidentalism refers to the systematic and scholarly study of the Western world, not merely in its geographical sense, but also in its cultural, religious, academic, sociological, philosophical, and colonial dimensions. This field examines the West through an objective and scientific lens, highlighting the need for balanced and critical engagement rather than rejection or neglect. The origins of Occidentalist thought can be traced back to the early Islamic era, particularly in the works of Muslim travelers, historians, and scholars who documented and analyzed Western societies. This study explores the origins, evolution, fundamental domains, and key objectives of Occidentalism. It provides an analytical overview of its major research areas and discusses how the discipline has developed across different historical phases. The findings emphasize the importance of strengthening academic research in the field of Occidentalism to promote deeper understanding and constructive dialogue between civilizations.
Keywords: Occidentalism, Western Studies, Islamic Scholarship, Cultural Analysis, Colonial Discourse, Civilizational Dialogue

تمہید

استغراب ایک فکری اور تنقیدی رجحان کا نام ہے جو مغربی تہذیب، علم و فکر کا مشرقی یا اسلامی تناظر میں جائزہ لیتا ہے۔ استشراق میں جس طرح مغرب نے مشرق کو جاننے کا ایک رویہ اپنایا استغراب اس کے مقابل مغرب کو جاننے کا ایک رویہ ہے۔ استغراب رد مغرب یا انکار مغرب نہیں بلکہ مغرب کی فکری کی ساخت، تہذیبی رویوں، علمی و سیاسی رجحانات کا تاریخی تناظر میں ایک تجزیہ ہے جس کے مسلم دنیا پر اثرات شدید سرایت اختیار کر چکے ہیں۔ مغرب نے اسلامی دنیا کو اپنے فکری رجحانات کے ایسے شکنجے میں جکڑ لیا جس سے وہ اپنی خوبصورت اور پر وقار روایات سے متنفر ہو کر مغرب کو ہر خاص و عام معاملے میں اپنانے لگے۔ مسلم ذہنوں سے مغربیت کی خوش نمائی اور متاثر انداز کو نکالنے کے لیے وقت کی اہم ضرورت علم استغراب کو جانا جائے اور اس پر علمی دیانت داری کے ساتھ کام کیا جائے۔ وقت اور حالات کے تناظر میں مغربیت پسندی قوم مسلم زینوں سے نکال کر ان کی اصل شناخت سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ ان کی اچھائیوں سے سیکھنا اور یہ جاننے کی کوشش کرنا کہ اس طرح اپنی برائیوں کو انہوں نے خوبصورت انداز میں اچھائیاں بنا کر پیش کیا اور مشرقی و مسلم اقوام نے ان کے انداز زندگی کو اپنانا زندگی کا بڑا معیار سمجھا۔

تعارف

استغراب عربی زبان کا لفظ ہے جو "غرب" سے بنا ہے۔ اس کے لغوی معنی مغرب کی طرف رجوع کرنا یا مغرب کو سمجھنے کی کوشش کرنا ہے۔ مغرب کو مشرق کی نظر سے سمجھنے کی ایک علمی کوشش ہے۔ Occidentalism is Knowledge about West ہے۔ اس سے مراد مشرقی یا غیر مغربی دنیا کی طرف سے مغرب کے تہذیبی، فکری، سائنسی اور سماجی نظام کا مطالعہ اور تجزیہ بیان کرنا۔ مغرب کا مشرق کے مطالعے کو استشراق قرار دیا گیا۔ اسی کے رد عمل میں استغراب یعنی مغرب کے متعلق ہی تحریک وجود میں آئی۔ اس تحریک کا آغاز مشرق اور مغرب کے تعلقات کے ساتھ شروع ہوا جس کے ذریعے مشرق یونان اور روم کے تعلقات کا احاطہ کیا جا سکتا ہے۔ اسلام سے پہلے مشرق اور مغرب کے درمیان تعلقات اس طرح سے تھے جیسے مصر اور یونان کے درمیان تعلق تھا۔[1] یونان رومی تہذیب کا حامل تھا۔ یہ جدیدیت پر کام اور ماڈرنلٹی کے بحران کو نو آبادیاتی نظریہ اور مطالعات کے ساتھ مکالمے میں لاتا ہے۔ ایک ابھرتا ہوا علمی میدان جو علم استشراق کے رد عمل میں سامنے آیا اس کا مقصد مغرب کو اس کی اپنی بنیادوں پر سمجھنا اور اس کے اثرات کا تنقیدی جائزہ لینا ہے۔ اگر انسانی شعور کا ایک بنیادی تجربہ ہے جو علم سوال اور تفکر کی بنیاد رکھتا ہے۔ استغراب

CC BY

کے آغاز، تاریخی ارتقا اور اس کی فکری وجود کے مقاصد کا تجزیہ بیان کیا جائے گا۔ استغراب صرف تنقید نہیں بلکہ قابل فہم شعوری جستجو ہے جو انسان کو علم کی طرف مائل کرتی ہے۔ مغرب کو سمجھنے کی نئی جہتیں استغراب کو پڑھنے سے ہی نمایاں ہو سکتی ہیں۔

علم استغراب مغرب کے انکار کی تحریک نہیں بلکہ علمی توازن کو برقرار رکھنے اور اس کی بحالی کی تحریک ہے۔ مشرق کو یہ یاد دلوانا ہے کہ وہ مغرب کے مرہون منت نہیں بلکہ وہ خود ایک انسانی، ثقافتی اور مذہبی تاریخ کے وارث ہیں۔ ان کے اجداد کا ورثہ ہی دراصل مغربیت کے عروج کا سبب بنا۔ استغراب ایک خاص تحقیق ہے جس کو سمجھنے کے لیے استشراق کا جاننا بہت ضروری ہے۔ مغرب کو سمجھنے کے لیے ایک انتہائی سنجیدہ کوشش جو وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگر یہ مطالعے میں نہ تو مغرب کو اندھی تنقید اور مخالفت کا نشانہ بنایا جائے اور نہ ہی ہر میدان میں انہیں کامیاب و کامران کر اندھی تقلید کی جائے۔ مشرقی معاشرے میں ایک غلط رواج عام پذیر ہے اگر کسی کی کوئی ایک بات ناقابل برداشت ہو تو اس کی مکمل شخصیت مسخ کر دی جاتی ہے۔ جبکہ اسی شخصیت یا معاشرے میں موجود حوصلہ افزا پہلو پس پشت ڈال دیا جاتا ہے۔ علم استغراب کا مطالعہ اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ مکمل دیانت داری سے علمی اور تحقیقی کام کیا جائے جس کا مقصد مطالعہ مغرب ہو نہ کہ انکار مغرب۔

اگر مکمل طور پر مغرب کے رد کا رویہ بنایا گیا تو مسلم دنیا کے لیے حیران کن سوالات جنم لیں گے میں یہ چیزیں شامل ہیں کہ اگر مغرب کو رد کر دیا جائے تو کیا مسلم امہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اتنی خود مختار ہے کہ مغرب کی مدد کیے بغیر ان کے مقابلے میں کھڑی ہو سکے؟ علمی اور تحقیقی میدان اس قابل ہے یہ مغرب کو اس کے علمی میدان میں ہرایا جا سکے۔ اس لیے ضروری ہے کہ استغراب کا مطالعہ مغرب کی ظاہری چمک دھمک سے متاثر ہو کر نہیں بلکہ اس کی فکری ساخت اور تہذیبی بنیادوں کو سامنے رکھ کر سمجھا جائے۔ مغرب کی مادیت پرستی مشرقیت کی بنیادوں میں اس حد تک سرائیت کی شدہ ہے کہ مسلم امہ کو سب سے پہلے اپنا قبلہ درست کر کے اپنے اجداد کے ورثے اور تہذیبی ثقافت سے جڑنا ہوگا۔ مغرب دراصل ایسا طاقت کا آلہ ہے۔ جس نے مسلم ذہنوں کو غلامی اور شکست کے چنگل میں پھنسا دیا ہے۔ علم استغراب وقت کی اہم ضرورت ہے اس کے ذریعے مغرب کی مادیت پرستی اور طاقت کی ہوس کے پیچھے کار فرما عوامل کو جان اور سمجھ کر دوبارہ مغرب پر مسلم غلبہ اختیار کرنا ہی علم استغراب کا مقصد بھی ہے۔

علم استغراب کا آغاز

مغربی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جو گزشتہ چار سو سالوں کے دوران یورپ میں ابھری اس کا آغاز سولہویں صدی عیسوی میں اس وقت ہوتا ہے جب مشرقی یورپ پر ترکوں نے قبضہ کر لیا۔ مغربی اور اسلامی تہذیب میں بنیادی فرق یہ ہے کہ مغرب فلسفہ جب کہ اسلام وحی کی بنیاد پر قائم ہے۔[2]

استغراب کا تصور زیادہ تر بیسویں صدی کے وسط میں زور پکڑنے لگا تھا جب ایڈورڈ سعید نے اپنی مشہور تصنیف لکھی۔ (orientalism) 1978 اس تصنیف میں انہوں نے مغربی مفکرین کے مشرق کے بارے میں بے بنیاد تعصبات کو اس خوبصورت انداز میں بے نقاب کیا جس سے مغرب کی مشرق کے بارے میں بنائی گئی معتصبانہ رائے اپنے پرانے وجود کے ساتھ بحال نہ رہ سکی اور مغرب میں استشراقی نقطہ نظر یکسر بدلنے لگا۔ یہ وہ وقت تھا جب مشرق میں مغرب کو سمجھنے کی تحریک نے جنم لے لیا۔ مشرقی مفکرین نے سوچا کہ اگر مغرب مشرق کے مذہب، تہذیب، تاریخ اور روایات کو سمجھنے میں اس حد تک دلچسپی لے کر اور اپنی پسند کے نظریات بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ تو مشرق کو بھی مغرب کو سمجھنے کے لیے ایک تحریک کا آغاز کرنا ہوگا۔ اسی ضمن میں استغراب کا وجود ممکن ہوا۔ یہ تحریک اپنی ذاتی سوچ شعور اور فکر سے مغرب کو سمجھنے کا ایک طریقہ کار ہے۔ مغرب اپنے آپ کو جس طرح پیش کرتا ہے آیا وہ اسی کے مطابق ہے یا پھر اس کی بنیادوں میں بھی کھوکھلا پن موجود ہے۔ اس چیز کو سمجھنے کے لیے خود مغرب کا مطالعہ باشعور اور علم وسعت کے ساتھ ہی ممکن ہے

سر سید احمد خان اور تحریک استغراب

سر سید احمد خان کا نام[3] ایسا تھا جب یورپی سنت انقلاب اور مغربی تہذیب ہندوستان میں اپنے قدم جما رہی تھی۔ ان تمام تبدیلیوں کا اثر مسلمانوں کی تہذیبی اور ثقافتی زندگی پر ہو رہا تھا۔ سر سید نے انگریزوں کی سیاست کو بھانپ لیا وہ وقت کے تقاضوں کو سمجھ رہے تھے انہیں احساس تھا اگر مسلمانوں نے جدید علم اور اقتدار کو نہ اپنایا تو زندگی کے شعبوں میں پیچھے رہ جائیں گے۔ اسی لیے انہوں نے اپنے رسالے تہذیب و اخلاق میں مغرب کو سمجھنے اور پڑھنے کا درس دیا۔ اور تحریک استغراب کا سب سے پہلے ذکر کیا۔[4]

سر سید احمد خان نے سب سے پہلے مسلمانوں کو بتایا کہ ان کے زوال کی اصل وجہ مادی مفادات اور دنیاوی غفلت کی محرومی نہیں بلکہ اخلاقی اور فکری کمزوری ہے جس کا علاج فکری اصلاح میں ہے نہ کہ خرافات میں۔ سر سید کے نزدیک فکری اصلاح کے لیے مسلمانوں کو جدید سائنسی اور معاشرتی علوم سے روشناس کروایا جائے تاکہ وہ ترقی یافتہ تہذیبوں کے مقابل آ سکیں اسی طرح انہوں نے استغراف کا تصور پیش کیا ہے جس کے تحت مسلمانوں کی فکری آزادی، تعصب سے پاک، عقل و تحقیق کی روشنی میں نئے افکار پیدا کیے جا سکیں۔ جن کے تحت وہ مغرب کی تہذیبی غلامی سے نجات حاصل کر سکیں۔

ابتدائی طور پر استغراب کا وجود استشراق کے رد عمل کے طور پر سامنے آیا تھا مگر رفتہ رفتہ یہ ایک ایسی تحریک بن گئی جس نے علمی اور تحقیقی کام شروع کر دیا۔ تحریک استغراب کا نام مشرق میں سب سے پہلے بلند کرنے والی شخصیت سر سید ہیں۔ مگر ان کو اس دور میں جدیدیت پسندی کی وجہ سے پسند نہ کیا جا رہا تھا اسی ل ئے استغراب کی تحریک کو سنجیدہ نہ لیا گیا۔ 1980 کی دہائی میں مصری فلسفی حسن حنفی[5] نے استغراب کو ایک علمی منصوبے کے طور پر پیش کر دیا۔ جس کا نام "Project of Occidentalism" کا نام دیا گیا۔ علم کی مرکزیت مغرب کو توڑ کر علم کی مرکزیت مشرق کو قائم کرنا حسن حنفی کا بنیادی مقصد تھا۔

CC BY

حسن حنفی اور علم استغراب

حسن حنفی نے استغراب کو صرف تنقید کا نشانہ نہیں بنایا بلکہ اسے آزادی کی حکمت عملی قرار دیا جو فرد اور معاشرے کو آزادی اور تبدیلی کی راہ دکھاتی ہے ان کے فکری پس منظر میں مغرب کی تاریخ ،فلسفہ اور سماجی بحرانوں کو مسلمانوں کے لیے سنجیدگی سے جائزہ لینے کا درس تھا۔ حسن حنفی کے مطابق استغراب کے ذریعے مسلمان اپنی مذہبی، سماجی اور سقافتی روایات کو سمجھنے اور انہیں جدیدیت ترقی کے راستے پر لانے کے قابل ہو جائیں گے۔ جس کے تحت وہ مغرب کے تسلط سے نکل کر اپنی شاخت بنا پائیں گے۔

کی تصور کردہ فکری منصوبے کا ایک پہلو بیسویں صدی کی آخری سہ ماہی میں بعض عرب مفکرین کی طرف سے اعلان کردہ منصوبوں کے تحت اتا ہے۔ جیسے کہ طیب تزنی، نصر حامد ابو زید، حسین مروا اور محمد الجابری وغیرہ جنھوں نے اس دور میں عرب دنیا کو انے والی ناکامیوں کے بعد احیا اور جدیدیت کی خصوصیات کا خاکہ پیش کیا۔ حسن حنفی نے بھی بہت سارے مضامین درج و کتابیں لکھی ہیں جو کہ تجزیاتی اور تنقیدی مطالعات میں اتے ہیں۔ وہاں سے استغراب کہ علم کو مقبولیت حاصل ہوئی جو کہ عرب اسلامی ورثے سے متعلق ہے۔[6]

حسن حنفی وراثت اور تجدید کے نام سے ثقافتی اور قومی طور پر اپنی اس تحریک کا اغاز کیا ان کے مطابق ثقافت قوم کی ذمہ داری ہے اور تجدید زمانے کی ضرورت کے مطابق ورثے کو دوبارہ سے تشریح کرنے کا نام ہے۔ انہوں نے اپنے اس منصوبے پر تین محازوں پر کام کیا۔

- پرانے ورثے کی طرف موقف
- مغربی ورثے کی طرف موقف
- حقیقت یا نظریہ تشریح کی طرف موقف

یہ تینوں موقف اپس میں مختلف نہیں مگر پھر بھی پرانے ورثے کی تشکیل نو کے لیے ضروری ہے۔

حسن حنفی کے مطابق مغربی تہذیب کو مرکزیت حاصل رہی مگر وہ ڈوبنے کے مقام پر پہنچ چکی ہے یہ ایک ایسا وقت ہے جب مغرب کو جواب دینا ضروری ہے۔ ان کی زبان، ثقافت، سائنس، عقائد، ارا اور نظریات کے حوالے سے مغرب کے سامنے اپنی کمتری کو توڑنا ہوگا۔

علم استغراب کی تحقیقی دائرہ کار

مغربی فلسفہ اور فکر مثلاً ہیگل، کانٹ اور نیٹشے وغیرہ کو سمجھنا، سائنس اور ٹیکنالوجی کے نظریات کو جاننا، مغربی استعمار اور تہذیبی فلسفے کی نفسیات سمجھنا مذہب اخلاق اور روحانیت کے زوال کے اسباب جاننا، علمی اور ثقافتی پہلو پر روشنی ڈالنا وغیرہ جیسے پہلو اس میں شامل ہیں۔ مغرب کی مخالفت یا حمایت کے بجائے اعتدال اور سیاقی شعور کو مد نظر رکھتے ہوئے عقل، دلیل، فکری و تہذیبی اصول، علمی رویے اور تاریخی تناظر کو سامنے رکھ کر تشخیص مغرب ممکن ہے۔ تحقیقی دائرہ در اصل مغربی فکر، تہذیب اور علوم کا تجزیاتی اور تنقیدی مطالعہ ہے۔ جو کہ اسلامی اور مشورے کے تناظر میں کیا جاتا ہے عام طور پر مغربی دنیا کے افکار، نظریات علمی اور ثقافتی رویوں کے اثرات کا تجزیہ جب خاص اسلامی اور مشرقی زاویے سے کیا جائے تو اس ضمن میں استغراب کی تحقیقی دائرہ کار کی اہم جہتیں جو کہ قابل تحقیق ہیں۔

حسن حنفی کے مطابق جن دائرہ کار میں تحقیق کی ضرورت ہے۔ ان میں یورپی شعور کو کنٹرول کرنا، یورو سینٹر زم کا خاتمہ کرنا جس کے تحت مشرقی علوم تاریخ کو اس طرح لکھنے کی اہلیت رکھیں کہ سالمیت اور مساوات برقرار رہے۔ جدید یورپی فکر کے آغاز میں اسلامی تہذیب کے کردار کو ظاہر کرنے،[7] مغربی عزائم کے جواز اور اس کا تدارک مغربی فکر کی طرف واپسی سے ہی حاصل ہوگا۔ علم استغراب کا دائرہ کار مغربی تہذیب، فکر، سیاست، معیشت، ثقافت اور علم پر مشتمل ہے۔

فکری اور نفسیاتی تجزیہ

جس میں مغربی فلسفہ، نظریات اور فکر کی بنیادوں کا مطالعہ ہے۔ جو کہ سیکولرزم، لبرلزم اور ہیومنزم کی فکری تقابل کا تجزیہ ہوگا۔

تاریخ اور تہذیب

مغرب کی تاریخ، نو آبادیاتی دور نشاطہ ثانیہ اور انقلاب کے اثرات کا مسلم دنیا پر جائزہ شامل ہے۔ جس کے تحت مغرب کی تہذیب اور تاریخ کا عمومی تاثر عیاں ہوگا۔ مشرق تہذیب کس حد تک مغربی تہذیب سے متاثر ہے۔ یہ تمام چیزیں اس مطالعے کے بعد نمایاں ہو جائیں گی۔

علمی اور سائنسی رویوں کا مطالعہ

مغربی سائنسی ٹیکنالوجی کی ترقی، صنعتی انقلاب جدید طریقہ تحقیق ان چیزوں کا اسلام کے علمی نظریات سے تقابل کا مطالعہ ہے۔ کیونکہ بہر حال یہ ماننا پڑے گا کہ یورپ علمی اور سائنسی بنیادوں پر مشرق اور مسلم اقوام سے بہت آگے ہے۔ اس دائرے میں تحقیق سے مغرب کعلمی اور سائنسی رویے زیر مطالعہ آئیں گے۔ مشرقی اقوام ان سے سیکھ کر اپنی بنیادوں میں بہت کچھ نیا شامل کر سکتی ہیں۔

ادبی اور ثقافتی اثرات

مغربی ادب، فنون، ثقافتی رجحانات، فلم موسیقی اور فیشن کا استغراب یا استشراق پر مثبت و منفی پہلوؤں کا تجزیہ شامل ہے۔ کیونکہ اس چیز نے مشرقی اقوام میں اپنے پنجے اس قدر مضبوطی سے گاڑ لیے ہیں جن سے چھٹکارا پانا اب مسلم اور مشرق کی اقوام کے بس میں اس وقت تک نہیں ائے گا۔ جب تک مغرب کے ان دائرہ کاروں میں موجود نقاص واضح نہ ہوں۔ اور یہ نہ جان لیا جائے کہ مغرب کے معاشرتی نظام نے ان چیزوں سے کس حد تک نقصان اٹھایا۔

CC BY

سیاسی اور سماجی نظام

مغرب کی جمہوریت، قانون سازی، انسانی حقوق کی تنظیمیں، سماجی انصافی تقاضے اور ان اثرات بہت تصورات کا اسلامی تقابل میں جائزہ۔ جس کے تحت عالمی انسانی تنظیمیں جانی جائیں اور معلوم کیا جائے کہ ان تنظیموں کے بڑے بڑے نعرے ہونے کے باوجود دنیا کا ایک بڑا حصہ ظلم و جبر کی چکی میں پس کیوں رہا ہے۔ اس مطالعے سے مغرب کی جمہوریت قانون سازی اور تنظیموں کے کام کا دائرہ کار اور قرض کردگی واضح ہوگی۔ ان کے اصول اور ضوابط جان کر یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ کس طرح مغرب انصاف کا علم بردار بن کر خود بھی کچھ مخصوص طاقتوں کے سامنے بے بس ہے

تعلیم اور نصاب کے اثرات

مغربی نظام تعلیم، تعلیمی فلسفے اور معیار کا جائزہ خاص طور پر مسلم دنیا پر اس کے اثرات پر تحقیق کا دائرہ موجود ہے۔ تعلیم ایک ایسی چیز ہے جس سے یا تو معاشرے کو کھڑا کیا جا سکتا ہے یا اس کے معیار کو گرا کر کسی بھی معاشرے کو پس پشت ڈالنا آسان ہے۔ مغرب کا نظام تعلیم ان کی کامیابی کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ جبکہ ہم مشرق میں برطانوی نظام تعلیم کے تحت ابھی تک پرانے نظام کے شکنجے میں جکڑے ہوئے ہیں۔ جسے ہم ڈگری ہولڈرز تو پیدا کر رہے ہیں۔ مگر لیڈرز اور مفکرین آٹے میں نمک کے برابر ہی پیدا کر پاتے ہیں۔ مغربی نظام تعلیم کی جڑوں کو جان کر خود اپنے نظام اس کے برابر کرنا اور اسلامی افکار اور اسلامی انداز تعلیم کے مدمقابل اس کو لانا ہی مقصد ہوگا۔ استغراب پر کام کرنے کے تحقیقی دائرہ کار میں کچھ مغربی اصولوں اور منصوبوں کو بھی جاننا ضروری ہے جن سے براہ راست مسلم مشرقی تہذیب متاثر ہونے کا پہلو نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

عورت کا صنعتی انقلاب میں استعمال

جس نے عورت کو خود کفیل بنانے کے چکر میں اسے بے حیا اور ایک کھلونا بنا دیا۔ عورت کو آزادی کے نام پر پیسہ کمانے کی مشین بنا نا اسے گھر اور گھر داری کی مکمل ذمہ داریوں کے ساتھ فکر معاش میں ہم مبتلا کرنے والا یہ گھنونا ایجنڈا بھی بے نقاب کرنا اس تحقیق مقصد ہوگا۔ تاکہ عورت اپنے اصل مقام کو جان کر دین اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر اپنی زندگی گزارے اور کسی اور کے ہاتھ کھلونا بن کر ان کی معاشی ترقی کا ایک آلا کار نہ بنے۔

سیکولر انٹرسٹ میں اکانومی کا نظام

یہ مسلم نظام میں پنجے گار چکا ہے اس کا تدارک بھی مغرب کو سمجھنے سے ممکن ہوگا۔ مسلمان سودی نظام سے اس وقت تک مکمل ازادی حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک مغرب کی ایکانمی نظام کو گہرائی سے جان کر اس کی کمیوں اور کوتاہیوں یا پھر کامیابیوں میں اپنے لیے سبق نہیں لیتے۔ منافع کے نام پر مسلمانوں کو جو سود کی پھکی دی جا رہی ہے۔ اس سے آگاہی کے لیے ضروری ہے کہ سیکولر انٹرسٹ اکانمی نظام کو اس کی بنیادوں سمیت پرکھا جائے۔

استغراب کے آغاز اور ارتقا کا فکری پس منظر، مغرب کو سمجھنا اس سے سیکھنا اور اندھی تقلید کے بجائے تنقیدی اور تخلیقی شعور کو اپنانا۔ علم استغراب کی گہرائی سمجھنے سے پہلے مسلم مفکرین کو اپنی اصل روایات جو کہ علمی، مذہبی، تاریخی، سیاسی اور سماجی و معاشرتی پہلوؤں پر مشتمل ہیں ان کا از سرنو جائزہ لے کر تاریخی اسباق حاصل کرنے کی ضرورت ہے جس سے علم استغراب کے دائرہ کار اور مقاصد کا تعین ممکن ہے۔ انٹیگریشن آف نالج یعنی کہ علمی نظام کو باہم مربوط کرنا اس کو خاص اسلامی تناظر میں سمجھنا اور مربوط کرنا ہی اہم مقصد ہے۔ جس سے مغرب پر اسلام فوبیا کے بے بنیاد الزامات اور اثرات کو مدھم کرنے میں مدد ملے گی۔

کسی بھی معاشرت میں اقتصادی قوانین اس کی ثقافت کی جڑوں کو مضبوط کرنے کے لیے اہم ہوتی ہیں۔ حسن حنفی بھی یہ دیکھتے ہیں کہ مغرب شناسی کے علم کا مقصد یورپی مرکزیت کو ختم کرنا اور یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح یورپی شعور نے جدید تاریخ کے دوران اپنے ثقافتی ماحول میں مرکزیت اختیار کی۔ اس کے ساتھ مغربی ثقافت کی من گھڑت اور غلط روایات کو ختم کرنے کا وقت بھی ہے جس کو جدیدیت کی طرف جانے کی کلید سمجھا جاتا ہے۔[8]

- اسلام وحی کو علم کا بنیادی ذریعہ قرار دیتا ہے جبکہ مغرب انکار وحی پر دلالت کرتا ہے۔
- علم استغراب اس بنیادی تضاد کے باعث اسلام اور مغرب کو یکجا کرنے کے حق میں نہیں بلکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مغرب اور مشرق کلیدی طور پر انتہائی مختلف اقوام ہیں جن میں مسلمانوں کا مغربیت سے متاثر ہونے کا کوئی جواز نہیں۔ مغربیت در اصل تصور ذات ہے۔ جبکہ اسلام تصور انسانیت کی بنیاد پر کھڑا ہے۔
- مغرب کا فلسفہ خود پسندی کا ہے جبکہ مشرق میں اس کے برعکس خودی کا پیغام ہے استغراب کے یہ بنیادی مقاصد ہیں جو مغربیت اور مشرقیت دونوں پر عیاں کرنا ضروری ہیں۔
- اسلام مرد و عورت کے درمیان بعض فطری فرق کو تسلیم کرتا ہے اور ان کے حقوق و فرائض میں خوبصورت توازن قائم رکھتا ہے۔ جسمانی اور جذباتی فرق موجود ہے مگر فضیلت کی بنیاد صرف تقویٰ ہی کو حاصل اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض پر فوقیت دی جس کی بنیاد تقویٰ ہے نہ کہ جنس۔ مغرب اس کے برعکس فیمینزم کا ایک نظریہ پیش کرتا ہے۔ فیمنزم کی بنیادی عقائد میں یہ شامل ہے کہ دنیا ہمیشہ سے مردوں کے تسلط میں رہی ہے اور مردوں نے خوب عورت کا استحصال کیا ہے۔ ان کے سوالات کچھ اس طرح ہیں کہ تمام انبیاء علیہ السلام مرد تھے تو کیا وہ بھی مردانہ بالادستی کا نظام تھا؟

علمائے اسلام نے اکثریت مردوں کی رہی تو کیا اس کا مقصد اسلام عورت کو بطور داعی قبول نہیں کرتا یا عورت کو دباتا ہے؟

OPEN ACCESS
CC BY

فیمنزم کے مقاصد میں روایتی علماء کو رد کرنا علماء کرام پر تنقید حتی کہ یہ اعتراض کرنا کہ آدم علیہ السلام پہلے مرد کیوں پیدا کیے گئے یعنی ہر حال میں یہ ثابت دین اسلام عورت کو چادر اور چار دیواری کے تصور کے تحت قید کرنا چاہتا ہے۔ فیمینزم اسلام کے خلاف ایک تحریک ہے جس میں عورت کو آزادی کے خیالات دکھا کر مرد کے شانہ بشانہ کھڑا کر کے اس کو صنف نازک سے صنف آہن بنانے کے لیے ان لا متناہی ذمہ داریوں کا بوجھ ڈال دیا ہے جو حقیقت میں اس کی ذمہ داریاں تھی ہی نہیں۔ جس کا آغاز مغرب نے ایسا شاندار کیا کہ مشرق مکمل طور پر اس کی لپیٹ میں آرہا ہے۔ علم استغراب کے مقاصد میں یہ اہم مقصد بھی شامل ہے۔ جس کے تحت عورت کو یہ باور کروانا کہ اسلام ہی در اصل محافظ ہے جو اس کو ایسے خوبصورت انداز میں حقوق و فرائض عطا کرتا ہے جس کے تحت نہ تو وہ معاشی ذمہ داریوں کا اور نہ ہی معاشرے کی ظالمانہ رویے سے متاثر ہو سکے۔ دین اسلام نے عورت کو زندہ در گور ہونے سے بچا کر اس کے قدموں تلے جنت رکھ دی۔ وراثت میں حقوق دیے شوہر کو کفالت کا فرض دے کر اسے ان تمام فضول ذمہ داریوں سے آزاد کیا جس کا اب وہ مغرب پرستی کی وجہ سے شکار ہوئی۔ علم استغراب در حقیقت فیمینزم کے اس تسلط کو رد کرنے اور اسلام کی درست تصویر پیش کرنا چاہتا ہے۔

استغراب اور عصری تقاضے

مغرب کا مطالعہ جدید مسلم فکری روایت میں سے ایک اہم علمی موضوع ہے۔جو صرف رد عمل کی بنیاد پر نہیں بلکہ فکری و علمی سطح پر مغرب کی تہذیب ،اخلاق ،،فلسفہ ،اور علمیات کو سمجھنے ان کا تجزیہ کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے ۔

مغرب کے تفہیم کے کچھ بنیادی اصول مقرر کرنا بھی ضروری ہے جس کے تحت نہ تو مغرب کو اندھی مخالفت کا نشانہ بنایا جائے اور نہ ہی غیر مشروط مدح و تقلید کی نگاہ سے دیکھا جائے ۔اس تفہیم کا بنیادی اور پہلا قدم اعتدال علمی دیانت اور سیاقی شعور ہے ۔جس کے مطالعے میں عقل ،،دلیل اور تجزیاتی مہارت کلیدی کردار ادا کریں گے ۔

تفہیم مغرب میں فہم مسلہ اور اس کے اصول جاننا بہت ضروری ہے ۔مغرب کو جاننے کے پہلے اصول کے طور پر اپنی اصل کی طرف رجعت ہے ،اپنی زبان روایات اور فہم سے جڑنا بہت ضروری ہے ۔جس میں اسلامی علمیات ،اصول تفسیر ،علم الکلام ایسی فکری قوت فراہم کرتے ہیں جس سے ہم مغربی فکر کا مقابلہ کر سکتے ہیں ۔

خلاصہ بحث

استغراب مغربی فکر کے تسلط، ثقافتی استعمار اور مغربی دنیا کے مسلم دنیا پر اثرات کے خلاف بیداری کی ایک فکر ہے۔استشراق کے خلاف ایسا ردعمل جس نے مغرب کو علمی تجسس نہیں بلکہ سیاسی و تہذیبی تسلط کا آلہ کار قرار دیا۔ مشرق کی تحقیر اور مغرب کی برتری کا بیانیہ علم استغراب کے ذریعے بدل جائے گا۔ ہر تہذیب اپنی کمزوریوں اور طاقتوں کے ساتھ قبول کی جانی چاہیے۔ عرصہ طویل تک مشرقی قوموں کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑا گیا جس کا خاتمہ اب استغراب کے ذریعے ممکن ہو سکے گا۔ گو کے مشرقی دنیا میں ہر ملک اپنے اپنے اختلافات رکھتے ہے عربی اور عجمی قومیں مختلف تہذیب و تمدن اپنائے ہوئے ہیں۔ اسی طرح مشرقی اقوام کو بھی اپنی ذاتی شناخت اور تہذیبی پہچان کم مکمل حق حاصل ہے جو اگر دوسروں سے مختلف ہے تو یہ اس کی خوبی گردانی جائے نہ کہ کمزوری۔ احساس کمتری اور نااہلی و غلامی کی ذہنیت ختم کر کے ان کی اصل جان لینا ضروری ہے جنہوں نے مسلم مشرقی معاشرے کو غلامی کی زنجیروں میں صدیوں سے جکڑا ہے۔

اسلامئزیشن کے بجائے انٹیگریشن آف نالج کی ضرورت ہے ۔کیونکہ علم کو خالص انداز میں سمجھ کر اسلامی تناظر میں پیش کرنا ہی اصل مقصد ہے ۔علم کا تہذیبی رنگ یعنی انکلا ئیزیشن آف نالج ایک اہم فکری تقاضہ ہے ۔اس کے ساتھ خواتین کے اصل مقام جو کہ خاندان ہے ۔اس موضو پر سنجیدہ علمی گفتگو کی ضرورت ہے ۔تاکہ عورت معاشی مشین کا پرزہ نہ بن سکے ۔مغرب کو جواب دینے کے لیے مغربی زبانوں پر عبور حاصل کرنا اور ان کے علمی مقام ،اپنے لیے دلائل کی قوت حاصل کرنا وقت کے محققین کے لیے اہم کام ہے ۔

نتائج و سفارشات

استغراب انکار مغرب کے بجائے مثبت علمی تحریک کے طور پر تحقیقی اصولوں پر مشتمل تحریک کا نام ہے۔ موجودہ دور کے بعض محققین نے مطالعہ استغراب میں استغراب کو مغربیت سے نفرت انگیزی اور ٹیکنالوجی بطور فتنہ انگیز کے طور پر پیش کر کے اس طرح کا غلط مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ وہ علم ہے جو اپنے تصور اور تاریخ کے لحاظ سے استشراق کے برابر ہے تاہم دور حاضر کے محققین کی طرف سے علمی روشنی کی کمی اپنی جگہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ مغربی برتری کے تصور کو ختم کرنے اور اس کے بدلے میں متبادل تہذیب کی قیام کا مقصد رکھتی ہے۔ مشرقی اقوام نے مغربی تہذیبی غلامی سے آزادی حاصل نہ کی جس نے ذہنی غلام پیدا کر کے محکوم اور مغلوب قوم کھڑی کر دی۔ ترقی و کامیابی کا دور علم و تحقیق نہیں بلکہ طاقت ہے جو معاشی استحکام سے ممکن ہے۔ جس کا مغرب بے تاج بادشاہ ہے۔

استغراب کو کامیاب بنانے کے لیے مغربی علوم، تہذیب و ثقافت، علمی و تحقیقی اسلوب اور مذہبی دائرہ کار کو جاننے کے لیے مغرب کی زبان اور علمیات پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم میں علم استشراق اور علم استغراب کو بطور مضامین شامل کرنا آنے والی نسلوں کے لیے علم شناسی اور خود شناسی کا ایک اہم سنگ میل گردانہ جائے گا۔ کسی بھی نظام پر مغلوبیت حاصل کرنے کے لیے اس کی جڑوں تک کا جان لینا ضروری ہے۔ جس مقصد کی حصول کے لیے مغرب کی مقامی آبادی اور نظام معاشرت پر گہرا مطالعہ ضروری ہے نوجوانوں کو اسلام شناسی اور مسلم شناخت پر گہرا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مغربیت کے غلبے کو ختم کرنا آسان ہو سکے۔ کیونکہ جب تک انسان خود کو نہیں جان لیتا تب تک دوسروں کو جاننا ممکن نہیں اسلام کی فکری خود مختاری پر تحقیقی کام

CC BY

کی ضرورت ہے۔ جس کے ذریعے مغرب کی خود ساختہ برتری ختم کرنا ممکن ہو سکے گی۔ قرآن کریم کی عطا کردہ ہدایت کو اس دور کی علمی سطح پر پیش کرنا ہوگا۔ جس کو Muslim Political Thought کے طور پر پیش کر کے مستقبل میں مسلم لیڈرز تیار کیے جا سکتے ہیں۔

مصادر و مراجع

- اسرا باسم محمود عباس، سیف محمود سطوری، سراب مجید۔" اوکسیڈینٹلزم تصور اور اطلاق کے درمیان۔ "جنرل آف اسلامک تھاٹ اینڈ سویلائزیشن، 2025۔
- بیگوچ، علی عزت۔ اسلام اور مغرب کی تہذیبی کشمکش۔ ترجمہ: محمد ایوب منیر۔ لاہور: ادارہ معرف اسلامی منصورہ، پاکستان۔
- حسن مدنی۔" اسلام اور مغرب: تقابلی جائزہ۔ "محدث میگزین، مجلس التحقیق الاسلامی، ستمبر 2004۔
- حنفی، حسن۔ انٹروڈکشن ٹو دی سائنس آف اکسیڈنٹلزم۔ قاہرہ: دارالفنیہ،
- رضوان احمد۔" حسن حنفی کا تصور استغراب ایک تنقیدی مطالعہ۔ "جامعہ کراچی، 2019۔ سر سید احمد خان۔" اردو ادب میں جدیدیت کا نقش اوّل۔ "ارم صبا، وفاق اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، اسلام آباد، پاکستان
- رفیع الدین۔ اسلام اور سائنس۔ لاہور: اقبال اکیڈمی، میکلورڈ روڈ، 1982۔
- سید، محمد رضی الاسلام ندوی۔ اسلام اور مغرب کی کشمکش۔ دہلی: مکتبہ اسلامی پبلشرز، 2022۔
- عدنان طارق۔" استغراب کیا ہے اور حسن حنفی کون ہے؟ "روزنامہ 92 نیوز، 2025۔
- فضل کریم۔ قرآن اور جدید سائنس۔ لاہور: فیروز سنز، 1999۔
- محمد جمیل اختر جلیلی ندوی۔ مقاصد شریعت: آغاز و ارتقا۔ شگرف، 2021۔
- محمد امین، پروفیسر۔ اسلام اور ردِ مغرب۔ لاہور: مکتبہ البرہان، 2020۔
- محمد عیب منصوری، مولانا۔" اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب۔ "مجلہ الشرعیہ، جلد 11، شمارہ 10، اکتوبر 2000۔
- Abbas, Israel Bassim Mohammed, Saif Mohammed Sattoori Ibrahim, and Sarab Majeed Saleh Abdullah Al-Mohammadi. "Occidentalism: Between Concept and Application." Journal of Islamic Thought and Civilization 15, no. 1 (2025): 185–201. https://doi.org/10.32350/jitc.151.11.Al-Hamdi.
- Ahmad, Irfan. 2024. "Thinking Orientalism." Master's Course/Unit, Cult: 510/610. Ibn Haldun University, Istanbul.
- Bziker, Ousama. "Orientalism on Trial: Rethinking The Post-colonial Project in The East." Humanities and Fine Arts Studies. Al-Kindi Center for Research and Development, 2021.https://doi.org/10.32996/IJAHS.2021.1.1.5.
- Carrier, James G. "Occidentalism: The World Turned Upside-Down." American Ethnologist 19, no. 2 (May 1992): 195–21
- Devine Thomas, Kelly. 2007. "Occidentalism: The West in the Eyes of Its Enemies." Journal for Historical Studies. Institute for Advanced Study.
- Hassan Hanafi's Epistemology on Occidentalism: Dismantling Western Superiority, Constructing Equal Civilization." Universitas Muhammadiyah Yogyakarta, Indonesia. ridhoalhamdi@umy.ac.id.Mushtaq, Asma. https://doi.org/10.1525/ae.1992.19.2.02a00010.
- Kalkan, S., and M. Akoğlu. "The Criticism of Sir Syed Ahmad Khan's Understanding of Hadith in Terms of Orientalism and Colonialism." BILIMNAME 51, no. 1 (2024): 253-286.
- Shalabi, Ahmed, and Yousef Abu Amrieh. "Occidentalism Revisited: Insights from Contemporary Anglophone Arab Diasporic Literature." Intercultural Communication 24, no. 4 May 2024.https://doi.org/10.36923/jicc.v24i4.977.
- The Emergence of Neo-Orientalism in the 21st Century."Potesta, Giovanna, and Mohammad Al-Jassar. "Occidentalism: A Middle Eastern Approach on a European Theme of Urban Design." Journal of Islamic Thought and Civilization 15, no. 1 (Spring 2025). University of Kuwait
- Yawar, Mohammad Ekram. 2025. "A Historical Study of the Importance of Orientalism and the Role of Contemporary Islamic Movements." Akademik Tarih ve Düşünce Dergisi.

CC BY

[1] حسن حنفی کی مغرب پسندی پر معروضیت، مغربی برتری کو توڑنا اور مساوی تہذیب کی تعمیر، رضا الحمدی، محمدیہ یونیورسٹی، انڈونیشیا 2019

[2] مغربی تہذیب ایک معاصرانہ تجزیہ، ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری، شیخ زید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب، لاہور۔

[3] سرسید احمد خان (1817-1898) برصغیر کے ایک نمایاں مسلم مفکر، مصلح، فلسفی اور تعلیمی رہنما تھے۔ انہیں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی کا بیڑا اٹھانے والا، مسلم قوم پرستی کا سرخیل اور دو قومی نظریہ کا بانی سمجھا جاتا ہے، جس نے بعد میں تحریک پاکستان کی بنیاد رکھی۔ سرسید نے مسلمانوں کو انگریزوں کے ظلم و ستم سے نجات دلانے اور خود شناسی کے جذبے سے کامیاب بنانے کے لیے تعلیمی بیداری، جدید تعلیم اور سیاسی شعور کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے علی گڑھ تحریک کے ذریعے مسلمانوں کی علمی ترقی کی راہ ہموار کی اور مسلمانوں کو سیاسی و قومی حقوق کے لیے بیدار کیا۔ ان کی سیاسی سوچ نے مسلمانوں کو ایک الگ قوم کے طور پر پہچان دی۔

[4] سرسید احمد خاں اردو، ادب میں جدیدیت کا نقشِ اوّل، ارم صبا، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون سائنس اور ٹیکنالوجی اسلام آباد، پاکستان۔

[5] حسن حنفی مصری مفکر، فلسفی، اور دینی نظریہ پرداز تھے جنھوں نے اسلام اور تجدد کے تعلق پر گہری تحقیق کی۔ وہ 1935 میں قاہرہ میں پیدا ہوئے اور اسلامی تجدد پسندی، مابعد نوآبادیاتی فکر اور ثقافتی جدوجہد کے اہم تصوراتی نظریات پیش کرنے والے مفکرین میں شامل تھے۔ حنفی نے خاص طور پر "علم الاستغراب "کا نظریہ دیا، جو استشراق کے منفی اثرات کے خلاف ایک فکری اور تنقیدی تحریک ہے، اور جس کا مقصد مغرب کی ثقافتی و فکری بالا دستی کے خلاف مشرقی شناخت اور خودمختاری کو فروغ دینا ہے۔

[6] حسن حنفی اور سائنس آف اکسیڈینٹلزم، فرح مسرحی، تقوین، 2024

[7] حسن حنفی، انٹروڈکشن ٹو دی سائنس آف اکسیڈنٹلزم، دار الفنیہ، قاہرہ 1999، ص 11

[8] اوکسیڈینٹلزم تصور اور اطلاق کے درمیان، اسرا باسم محمود عباس، سیف محمود سطوری، سراب مجید، Journal of Islamic Thought and Civilization. Pakistan .2025

OPEN ACCESS